مدینۃ المسیح علیہ السلام

الحمدللہ کہ حضرت اقدس (ایدہ اللہ) کی صحت اچھی ہے +

ناناصاحب قبلہ مدظلہ کو آرام تو ہو گیا مگر کمزوری باقی ہے +

اخویم مکرم شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بھی چند روز تپ سے بخار میں علیل رہے اب آرام ہے فالحمدللہ۔ مگر انکی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں احباب انکے واسطے دُعا کریں +

مکرمی قاضی اکمل صاحب نے بھی کئی روز موسمی عوارض کی تکلیف پائی۔ شکر ہے اب آرام ہے +

اخویم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب کو ہندوستان سے باہر جانیکے لئے ایک سرکاری اسامی ہیڈ ماسٹری کی ملی ہے تقریباً دو سو روپے مشاہرہ پر۔ ہفتہ عشرہ میں روانہ ہو جائینگے +

ترجمہ اور منارہ کے کام برابر بسرگرمی جاری ہیں +

ماسٹر محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور احمدیہ جلسہ تبلیغ میں تائید اسلام بمقابلہ دیگر مذاہب پر لکچر دینے کی غرض سے باجازت ۴۴

اخبار احمدیہ

بھوانہ (جھنگ) میں برادر حسن خان صاحب کے ہاں بچوں کی تقریب ختنہ پر باوجود خویش اقرباء کے تقاضوں کے کوئی رسوم غیر مشروع ادا نہیں کی گئیں فالحمدللہ۔ بلکہ اس خوشی میں ۵ صدر انجمن کی نذر کئے گئے اور ایک اک سال کے لئے اخبار الفضل و نور ایک غیر احمدی مولوی صاحب کے نام جاری کرائے گئے۔ فجزاہ اللہ۔ اس نیک نظیر کی دوسرے برادران ملت کو بھی تقلید کرنی چاہیئے +

دلاور پور منگھیر سے اخویم وزارت حسین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ خبر دیتے ہیں کہ وہاں عزیز عبدالحی مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا گیا۔ اور کہ جناب مکرمی حکیم خلیل احمد صاحب احمدی مشنری اسلام (بنگال) کی اہلیہ محترمہ تپ شدید میں مبتلا ہیں۔ صاحب موصوف خود بھی علیل ہیں احباب خاص توجہ سے دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ شفا بخشے۔ آمین +

مریدکے (گوجرانوالہ) میں برادر عزیزالدین صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ فالحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ عمر و توفیق نیکی بخشے۔ حضرت اقدس نے اس نومولود کا نام عبدالمنان رکھا +

سیالکوٹ میں ایک بھائی پر دشمنوں نے ناگہاں ایک جھوٹا مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ اور شہادتیں بھی جھوٹی بہم پہنچائی ہیں۔ اللہ مددگار رہو۔ احباب ان کے واسطے دعا خیر کریں +

راجپورہ میں ہمارے ایک اکیلے بھائی ہیں۔ غیر احمدی ان کی مخالفت تو کرتے ہیں مگر حیران ہیں کہ "قادیانی مرزا کے تم بڑے ہی عاشق ہو" نادان نہیں سمجھتے کہ عشق کسی حسن پر ہی ہوتا ہے مگر ماموروں کا حسن نظر آنے کو چشم بصیرت چاہیئے۔ بہرحال احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بھائی کو ہر فتنہ و شر سے اپنی امان میں رکھے +

بیجوال ضلع ہوشیار پور میں برادر عبدالقادر صاحب کی والدہ اور اہلیہ بیمار تھیں۔ والدہ تو صحتیاب ہو گئیں مگر اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا غریق رحمت کرے

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

امرادتی کیمپ برار میں اخویم مکرم ماسٹر خیر الدین صاحب کے ہاں دختر نیک اختر تولد ہوئی حضرت نے امۃ السلام نام رکھا خدا بابرکت کرے ۔

حاجی پور پھگواڑہ میں محب الرحمن صاحب کے ہاں بھتیجا پیدا ہوا حضرت اقدس نے عزیز الرحمن اس کا نام رکھا ۔ خدا تعالیٰ عمر دے اور متقی خادم دین بنائے ۔

مکرمی قریشی صاحب (لاہور) حیدر آباد سے اورنگ آباد دکن بھی چند روز کے لئے تشریف لے گئے اور وہان کے احباب کو ضروریات سلسلہ کی جانب توجہ دلائی جزاہ اللہ ۔ آپ کی چٹھی سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیان دکن کو فتنہ مخالفین سے بچانے کی اللہ تعالیٰ نے عجیب راہیں نکالدیں فسبحان اللہ و بحمدہ ۔

پٹیالہ میں افسوس برادر ظہور احمد صاحب کا بچہ عزیز عبد الحی فوت ہوگیا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل اور عزیز مرحوم کا نعم البدل عطا فرمائے ۔

ورگانوالی (سیالکوٹ) میں برادر عبد الکریم صاحب سب اور سیر اندنوں بے روزگار ہیں احباب ان کے لئے دعا کریں ۔

دھرم کوٹ بگہ سے شیخ عزیز الدین صاحب ہیڈ گرلز سکول اپنے فرزند شیخ احمد علی صاحب اکونٹنٹ ریاست جلال آباد کی بیماری کی خبر دیکر ان کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

بھیر تپورہ (ریاست) سے اخویم فتح الدین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن لکھتے ہیں کہ وہان آپ کی مسلسل تبلیغی ساعی سے ایک صاحب جو اچھے عالم ذی وجاہت اور روشن خیال ہیں احمدیت کے بہت قریب آگئے ہیں اور بھی بعض اشخاص نے حضرت مسیح موعود کی سچائی کو سمجھ لیا ہے جو صرف مولویوں سے مرعوب ہیں ۔ خدا تعالیٰ ان سب کا شرح صدر کرے اور معرفت امام کی توفیق عطا ہو ۔ آمین ۔

امروہہ کے خط سے معلوم ہوا کہ احسن المناظرین حضرت مولینا محمد احسن صاحب فاضل امروہی مدظلہ کی صحت ابھی بحال نہیں ہوئی ۔ ہنوز ضعف مرض باقی ہے اور ہاتھ پاؤں پر ورم بھی ہوگیا ہے اللہ تعالیٰ فضل کرے اور شفائے کلی عطا فرمائے ۔ احباب بھی دعا کریں ۔

لدھیانہ فوجی بھائی محمد سردار خان ڈسپنسری ڈاکٹر عرصہ سے بیمار ہیں احباب سے درخواست دعائے صحت کرتے ہیں

شاہجہانپور کے اخویم مکرم کرم علی صاحب ایک عرصہ سے پشت پر پھوڑا نکلنے کی سخت تکلیف میں مبتلا تھے آخر اب بفضل خدا حضرت کی دعا سے آرام ہوگیا تو آپ نے غسل صحت کے بعد نماز شکرانہ ادا کی احباب میں شیرینی تقسیم کی اور پانچ روپے قادیان بھی بھیجے جزاہ اللہ ابھی کمزوری بہت ہے ۔ احباب دعا کریں کہ خدا طاقت دے اور آپ کی اکلوتی بچی جو حال میں فوت ہوگئی ہے اس کا نعم البدل عطا فرمائے آمین ۔

راولپنڈی میں مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کچھ دنوں سے علیل تھے ۔ اب نسبتاً آرام ہے فالحمد للہ ۔ برادر اللہ رکھا احمدی کی اہلیہ نے جو ایک مخلص احمدی بی بی تھی حال میں قضا کی (انا للہ) جنازہ غائب پڑھا جاوے

میرٹھ (چھاؤنی) میں اپنے ایک غریب بھائی ہیں بہت ہی قلیل المعاش اور عیالدار ۔ گزارہ بھی مشکل سے ہوتا ہے احباب ان کے واسطے دردول سے دعا کریں اور مقامی برادران ملت ان کی کچھ امداد فرمادیں تو عند اللہ ماجور ہونگے نام شائع کرنے کی ضرورت نہیں ۔ اول تو احمدیوں کو ایک دوسرے کے حال کی خود خبر رکھنی چاہئے اور ضرورت ہو تو پرائیویٹ خط کے ذریعے دفتر الفضل سے معلوم ہو سکتا ہے ۔

امرتسر میں ایک احمدی غریب کو بعض شریر خواہ مخواہ دکھ دیتے اور فحش کلامی و دل آزاری کرتے رہتے ہیں ۔ اس قسم کی اور بہت سی دردانگیز فریادیں بغرض دعا ان دنوں حضرت اقدس کی خدمت میں پہنچ چکی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمنان سلسلہ کی رگ مخالفت آج کل خاص طور پر جوش میں ہے ۔ پس اے مخلص خدام مسیح و مہدی تم بھی اب خاص ہی جوش اور تڑپ کے ساتھ راتوں کو اٹھ اٹھ کے اپنے رب کے حضور زاری کرو کہ مولا تیرے عرش عظیم کی دہائی ہے اعداء دین تیرے عاجز بندوں کو بہت ستانے لگے ہیں ۔ انہیں ہدایت بخش اور ہمیں ان مظالم کو سہنے کی طاقت دیجئے ۔ آمین ۔

چٹاگانگ بنگال سے اخویم مکرم حکیم خلیل احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں ۱۵ نومبر کو یہاں پہنچا اخویم مولوی مبارک علی صاحب سے ملاقات ہوئی ۔ راستہ میں بفضلہ تبلیغ کا موقعہ ملا ۔ خدا نے چاہا تو چند تبلیغی لیکچر ہونگے ۔ مقامی حالت دین کے لحاظ سے بہت ہی قابل رحم ہے ۔

موضع مانگٹ اونچے (گوجرانوالہ) سے برادر عنایت اللہ صاحب قریشی احمدی خبر دیتے ہیں کہ موضع مقابل میں ملا وچھیا نام ایک مخلص بھائی نے انتقال کیا (انا للہ خدا مغفرت کرے) مخالفین نے جنازہ کے واسطے بہت زور لگایا مگر بیرکوٹ ۔ جبیہ کی وغیرہ کے بارہ احمدیوں نے پہنچکر تکفین و تدفین کا کام بڑی عمدگی سے مطابق شریعت حقہ انجام دیا (فالحمد للہ وجزاہم اللہ) مرحوم کی بیوہ نے بھی اس موقعہ پر احمدیت کا حق ادا کر دیا ۔ حتی کہ آخر مخالفین کو بھی اقرار کرنا پڑا کہ یہ لوگ دین کے کاموں میں بڑے پکے ہیں (ماشاء اللہ) مقامی دوست برادر مرحوم کا جنازہ پڑھدیں ۔

تازہ خبریں

ایران اور دول متحدہ کے درمیان قابل اطمینان سمجھوتا ہوگیا ہے ۔ طہران سے آئے ہوئے روسی مراسلے مظہر ہیں کہ ترکی جرمن اور آسٹرین سفراء گورنمنٹ ایران کی پالیسی پہ اپنا اثر ڈالنے میں ناکام رہ کر وہان سے چلدیئے ہیں ترکی ایرانی سرحد پر جا رہیان جرمنی کو یہ تازہ صدمہ ہے جس کے نہایت اہم نتائج نکلینگے ۔ پانسو آدمی کی ایک جمیعت نے ترکی و جرمن افسروں کے ماتحت ایک ناقابل دخل پہاڑی علاقہ میں روسیوں سے مقابلہ کیا جنہوں نے غنیم کے تلوے اکھاڑ دیئے اور مارتے مارتے تہ و بالا کر دیا بھگاتے بھگاتے ترکی سرحد کی طرف لیگئے ۔ ریوٹر کا بیان ہے کہ شاہ کجکلاہ نے سفرائے روسیہ و برطانیہ متعینہ طہران کو جو اپنی دوستی کا یقین دلایا ہے اس کا لندن کے سفارتی حلقوں میں بہت اچھا اثر ہوا ہے ۔ جہاں حالت موجودہ بہت ہی تسلی بخش سمجھی گئی ہے ۔ وزیر ہند کے تازہ ترین پیغام تار نام حضور والشرائے کا خلاصہ یہ ہے کہ جرمن اور آسٹرین کہتے ہیں کہ سرویہ میں شمالی محاذ پر ہماری پیشقدمی جاری ہے ۔ فرانسیسی بیان ہے کہ دریائے سرنا کے بائیں کنارے بلغاریوں نے فرانسیسی سپاہ پر حملہ موقوف کر دیا ہے ۔ اور کہ تین دن کی لڑائی میں انکے چار ہزار آدمی مارے گئے ۔ روسی اطلاع ہے کہ علاقہ ریگا میں دونوں طرف گولہ باری ہوئی ۔ ڈوِنسک کی طرف غنیم نے دریا کو عبور کرنے کی ہر چند کوشش کی مگر پسپا کیا گیا ۔ لڑائی برابر جاری ہے ۔ اطالوی محاذ پر اس سرے سے اس سرے تک شدید گولہ باری کی خبر ہے ۔ انگلیا نام ہسپتالی جہاز چینل میں سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہوگیا ۔ قریباً ستر جانیں ضائع ہوئیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۱۵ء

غالب ترین جذبات

✻

اسرارِ کائنات پر غور کرنے سے قدرتِ الٰہی کے وہ وہ جلوے نظر آتے ہیں کہ انسان محوِ حیرت ہو جاتا ہے۔ خود انسان جسے حکماء اور صوفیائے عالمِ صغیر سے تعبیر کیا ہے ایک ایسا عظیم الشان مجموعۂ عجائبات ہے جسکی نظیر دیگر موجودات میں تلاش کرنی عبث ہے۔ اِسکی جسمانی خصوصیات پر ہی جسکے سبب سے وہ حیوانات مطلق سے ممتاز ہے اگر تدبر سے کام لیں تو خدا تعالیٰ کی بیشمار حکمتیں متحیر کر دیتی ہیں۔ قوائے باطنی کا حال اس سے بھی بڑھ کر تعجب خیز ہے۔ پھر رُوحانی جذبات کے متعلق تجسس کیجئے تو اور بھی عقل دنگ ہوتی ہے اور بے اختیار ماننا پڑتا ہے کہ فی الحقیقت خدا کے بھیدوں کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ؛

انہی جذبات میں ایک جذبۂ محبت بھی ہے جسکے متعلق لوگوں نے دفتر کے دفتر لکھ ڈالے ہیں مگر اس کا بیان بے پایان آج تک ختم ہونے میں نہیں آیا۔ بعض کہتے ہیں کہ **خدا محبت ہے**۔ پھر جب وہ ذات غیر محدود محبت ہے تو بھلا اسکے اوصاف کب ختم ہو سکتے ہیں ؟ ؎

دفتر تمام گشت و بہ پایاں رسید عمر
ما ہمچناں در اولِ وصفِ تو ماندہ ایم

ماہرانِ علمِ اخلاق وادب نے محبت ماہتا اور الفت میں فرق کیا ہے جسے یوں سمجھ لیجئے کہ الفت تو معمولی دوست احباب کے باہمی تعلقِ ربط وضبط کا نام ہے۔ ماہتا وہ جو خون کے رشتہ سے ہوتی ہے مثلاً ماں باپ بھائی بہن اور اولاد کے درمیان جو زبردست جذبۂ فطری رکھا گیا ہے جس کا مقابلہ بعض کا خیال ہے کہ دوسرے جذبات نہیں کر سکتے اور اسکی کوئی مصنوعی یا غرض آلود وجوہ قرار نہیں دیجا سکتیں بلکہ وہ اک امر اضطراری وغیر اختیاری ہے عام دوستیاں اور محبتیں تو ذرا سی بات پر ٹوٹ کر بالکل العقط ہو جاتی ہیں مگر وہ جذبۂ خاص جسے ماہتا کی آگ کہا گیا ہے کسی طرح سرد نہیں ہوتا۔ لاکھ اسے مٹانے کے اسباب پیدا ہو جائیں مگر کسی نہ کسی گوشۂ دل میں اسکی ذرا سی چنگاری ڈھکی دبی باقی ہی رہتی ہے جہاں موقعہ ملا سلگ اٹھی۔ اس آگ کے کرشمے یہاں تک سنے .... گئے ہیں کہ انسان اسکے ہاتھوں مجبور ہو کر جان قربان کر دینے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ یہ سچ ہے کہ جوشِ خون بڑا بھاری جذبہ ہے جسکے آگے عام تعلقاتِ اُنس کی کچھ حقیقت نہیں مگر یہ کہ اسکو تمام جذباتِ روحانی کا سرتاج سمجھیں بالکل غلط بات ہے ؛

ایک اور جذبۂ اعلےٰ ہے جسکی حدبست ٹھہرانا عقلِ انسانی کی بساط سے باہر ہے اور جس کا اندازہ قطعاً غیر ممکن وہ کیا ہے ؟ وہی عجیب غریب ولولۂ روحانی جس کی تاثیرات سب سے زیادہ حیرت افزا اور سب سے بڑھ کر کارگر مانی گئی ہیں وہ آگ لگانے میں شعلہ ہائے آتش کو مات کرتا اور لگی کو بجھانے میں پانی کو پیچھے بٹھاتا ہے۔ اس ولولۂ رُوحانی کی کیفیت لفظوں میں ادا نہیں ہو سکتی۔ اسکی پوری تعریف کوئی ماہرِ علوم نہیں کر سکتا۔ بہت ہی مختصر اتا پتا اُس کا یہ ہے کہ وہ ایک تعلق خاص ہے جو **سراپا محبت** یا رِیگانہ میں ہو کر بندوں کو بندوں سے ہوتا ہے۔ اسکو الحب للہ والبغض للہ کہتے ہیں وہی دینی رشتہ کے نام سے موسوم ہے یہ رشتہ خدا تعالیٰ نے ایسا زبردست بنایا ہے کہ دوسرے تمام رشتے اسکے آگے ہیچ ہیں۔ دیکھو وہی محبت کی آگ جسے سطحی خیال کا انسان بالکل قابو سے باہر سمجھتا ہے کسی مقام پر ٹھنڈی بھی پڑ جاتی ہے۔ ماں کی ماہتا سے بڑھ کر اور کس دنیوی محبت کی آگ ہو گی ؟ مگر شدید قحطوں کے حالات میں سُنا گیا ہے کہ ماؤں نے اپنے بچوں کو راہ چلتے پھینک دیا چند پیسوں یا ایک دو روٹیوں کے بدلے بیچ ڈالا حتیٰ کہ بعض معصوم بھون کر بھی کھا لئے گئے ہیں۔ گویا اسی پیٹ کی ایک آنچ کو دوسری آگ یعنی دوزخِ شکم کا شعلہ بھسم کر گیا (اللّٰھم احفظنا من کل بلاءِ الدنیا وعذاب الآخرۃ)

لیکن برخلاف اس کے جو جذبۂ محبت محض للہ وفی اللہ ہوتا ہے اسمیں انسان اپنے تمام اغراض وفوائد بلکہ جان تک دوسروں پر سے نثار کر دیتا ہے۔ اس مقدس قربانگاہ کے مذبح پر دوسرے تمام جذبات کسی طرح سے نہیں۔ خوف نہیں بلکہ خالصاً لوجہ اللہ بطیبِ خاطر چڑھا دیئے جاتے ہیں۔ صحابۂ کرام (رضوان اللہ علیہم) کی پاک زندگی میں اسکی بیشمار مثالیں ملتی ہیں کہ انھوں نے دین کی خاطر مال تو کیا مال سے جانوں کی بھی ذرہ بھر پروا نہیں کی۔ تو معلوم ہوا کہ گو دُنیا میں انسانی جذبات اور بھی بڑے بڑے زبردست دیکھے جاتے ہوں جو اپنے انتہائی جوش کے وقت دیگر تمام خیالات پر غالب آ جاتے ہیں لیکن اوپر کی مثال نے اچھی طرح واضح کر دیا کہ اور سارے جذبات درحقیقت آنی فانی ناپائدار اور ناقابلِ اعتبار ہیں۔ مگر اُن سب پر بھی غالب وہ پاک جذبات ہیں جو انسانوں میں

دین اللہ

کے تعلق سے جوش زن ہوتے ہیں ؛

دین اللہ ہمیشہ سے دُنیا کے پردہ پر ایک ہی مذہبِ حق رہا یعنی اسلام۔ اور وہ آج اگر کہیں ڈھونڈا ملتا ہے تو بفضلِ خدا احمدیت میں۔ جو عین اسلام ہے۔ پس احمدی قوم اپنے مولیٰ کے حضور سجداتِ شکر کرتی ہوئی بفخر ومسرت یہ کہہ سکتی ہے کہ اس وقت روئے زمین پر **قادیان** ہی اک ایسا مرکز ہے جہاں تذکرۂ اسلام کے نام لیوا اور خدامِ مخلص دُور ونزدیک سے روزمرہ آتے رہتے ہیں لیکن سال میں ایکدفعہ وہ ہر چہار طرف سے ہزارہا کی تعداد میں آ کر جمع ہو جاتے ہیں تا کہ اپنے دین وایمان کو تازہ کریں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایکدوسرے سے بچھڑے ہوئے دنیاداروں کو جب عرصہ کے بعد ملنے کا موقعہ حاصل ہو تو ان کے شوق ملاقات کی کوئی انتہا نہیں رہتی اور وہ سو کام چھوڑ کر بھی حرج پر حرج تکلیف سے تکلیف خوشی خوشی گوارا کر کے ساری رکاوٹوں اور معذوریوں کو بالائے طاق رکھ کر ایک دوسرے کیطرف دوڑے چلے آتے ہیں محض فانی وناقابل اعتماد جذبۂ محبت سے مجبور ہو کر پھر وہ لوگ جن کا یہ سالانہ اجتماع دارالامانِ مہدی میں **محض اللہ کے لئے** اور دینی جذبات کے ماتحت ہوتا ہے انھیں اس شوق ملاقات میں جتنی بھی زور دار کشش اور تڑپ ہو تھوڑی ہے ؛

اس جلسہ کی بدولت کم از کم سال میں ایکدفعہ تو دُور دُور کے بھی احباب مل ہی لیتے ہیں جن کے ملنے کی بظاہر اسباب اور کوئی صورت نہیں ہوتی۔ اور جب اسکی کسی کو خبر نہیں کہ اگلے برس جلسہ تک خدا جانے کون جیئے کون مرے تو اس میں حم شمولیت کی کوشش اور بھی خاص توجہ سے ہونی چاہیئے۔ پس ہمیں امید ہے کہ بیرونجات کے احمدی برادران ابھی سے اسبات کا اہتمام کرینگے کہ جس طرح بن پڑے تمام موانع کی صفوں کو چیرتے

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَام

اسلام کام چاہتا ہے نہ کہ صرف نام

اسلامی تعلیم کا جب دیگر مذاہب کی تعلیمات سے مقابلہ کریں تو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ طریقِ عبادت مختلف مذاہب کی امتیازی خصوصیات میں شمار کیا گیا ہے۔ اسلام میں اول درجہ کی اور اہم ترین عبادت نماز ہے جو دن رات میں کم از کم پانچ وقت لازمی رکھی گئی ہے۔ اسکے اوقات معینہ میں کیا کیا حکمتیں مرکوز ہیں اسکے ادا کرنیکی طرز و ترکیب کن کن وجوہ سے پُرحکمت معقول اور بابرکت ثابت ہوتی ہے۔ اسکے اندرونی و بیرونی ارکان میں کون کونسی خوبیاں اور پاک تاثیرات مضمر ہیں۔ ان تفصیلات کو اس وقت ہم زیر بحث نہیں لاتے بلکہ صرف ایک نہایت بلیغ و پُرمغز، حاوی و جامع کلمۂ خیر پر کسی قدر غور کرتے ہیں جو ہر نماز میں کئی کئی بار دُہرایا جاتا ہے۔ نمازی جب ہر دوسری رکعت میں بیٹھ کر التحیات پڑھتا ہے تو نبی کریم پر سلام بھیجنے کے بعد (جنؐ کے طفیل اسے نعمتِ اسلام نصیب ہوئی اور اس بابرکت و حکیمانہ طریق سے عبادت گزاری کا موقعہ ملا) یہ بھی کہتا ہے کہ:۔ السّلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصّالحین

یعنی ہر قسم کی حقیقی سلامتی ہو ہم پر۔ اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر۔ ایک مسلم کیطرف سے خدا تعالےٰ کے حضور یہ ایک ایسی وسیع اعلیٰ اور اعلیٰ درجہ کی دعا ہے جو آجتک کسی اور مذہب کے پرستار نے بارگاہ ربّ العزت میں پیش نہیں کی۔ السّلام علینا میں جو سلامتی مانگی گئی ہے اس کا ہی مفہوم اگرچہ اپنے متعلقین و اقربین۔ اخوان فی الدین سے گزر کر جمیع بنی نوع انسان کو بھی شامل کر لیتا ہے لیکن علینا کی ضمیر جمع متکلم میں جو ابہام و شک ہو سکتا تھا کہ ان سے شاید دعا مانگنے والے کی مراد اپنے ہی قریبی تعلق رکھنے والے ہوں یا زیادہ سے زیادہ۔ دور و نزدیک کے دوسرے لوگ بھی مگر اپنے ہی ہم مشرب و ہم عقیدہ۔ تو "وعلیٰ عباد اللہ الصالحین" نے اسبات کو اور بھی صراحت سے کھول دیا کہ ایک سچا مسلم صرف اپنے ہی قدح کی خیر نہیں مناتا بلکہ تمام عباد اللہ کا بھلا چاہتا ہے عام اس سے کہ وہ یار ہوں یا اغیار۔ لیکن عباد اللہ کے ساتھ الصّالحین کی جو شرط لگا دیگئی ہے وہ بظاہر ایک طرح کا شبہ ڈال سکتی ہے کہ اسمیں صرف اُنکی خیر مانگی گئی ہے جو از خود پہلے ہی نیک ہیں اور غیر صالح خلق اللہ کے لئے طلبِ سلامتی میں بخل روا رکھا گیا ہے۔ لیکن یہ شبہ بھی دراصل قلت تدبّر کا نتیجہ ہے۔ انسان جب کسی خیر و خوبی کا خواہاں ہوتا ہے تو اس کا تقاضائے فطری یہی ہو سکتا ہے کہ سب سے پہلے اپنی بھلائی کا طلبگار ہو۔ اسکے بعد ترتیب طبعی اسبات کو چاہتی ہے کہ جُوں جُوں علاقہ و نسبت کا بُعد ہوتا جائے۔ اس کا دامنِ طلب بھی بتدریج وسعت پذیر ہو بلکہ یہ تو ایک نہ بردست پیرایۂ خیر طلبی ہے کہ خُدایا ہم تو تجھ سے فقط اپنا یا اپنوں ہی کا بھلا نہیں چاہتے۔ انکے علاوہ ان دوسروں کا بھی چاہتے ہیں جن سے ہمیں ابھی اک دور کا تعلق ہے ٭ لیکن یہ علاقہ کا بُعد بھی حقیقت میں اسلامی دُعا کے عدیم المثال ہونے پر ایک محکم دلیل ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ دُعا مانگنے والا اپنے معبود کے حضور ملتجی ہے کہ اے میرے مولیٰ۔ وہ سلامتی جو ہم تجھ سے مانگتے ہیں اور جو تیرے دین حق میں ہو کر ملتی ہے یہی نہیں کہ ہمارے شاملِ حال رہے بلکہ ایسا ہو کہ تیرے فضل سے دوسرے بندے بھی جن میں اس سے بہرہ یاب ہونے کی صلاحیت ہے اس کو پا سکیں ٭ بخل و تنگ خیالی کا جو وہم کسی معترض کے ذہن میں گزر سکتا ہے اس کا ازالہ یُوں اور بھی ہو جاتا ہے کہ السّلام سے مُرادِ محض کوئی دُنیوی فلاح اور عارضی و فانی برومندی نہیں بلکہ وہ سلامتی ہے جو خدائے تعالیٰ کی نظر میں سلامتی قرار پائے۔ جو لازوال ہو۔ اور تمام عیوبِ مادی و رُوحانی سے پاک۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی سلامتی کے مستحق ایک مذہب صحیح کی رو سے وُہی ہونے چاہئیں جو اپنے مولیٰ کے رضا جو ہوں۔ اسی کے طاعت گزار۔ اور اسی لئے عباد اللہ کہلانے کے حقدار۔ پھر وہ اعمال صالحہ بجالانیوالے بھی ہوں۔ جنہیں انسان کو قائم و دائم کرنا کسی سچے مذہب کا اعلیٰ ترین مدعا ہو سکتا ہے۔ اگر ذرا غور و تدبر سے کام لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی دُعا کے اس حکیمانہ و پُراسرار حصہ میں بظاہر ایک اصولِ ہدایت تو مذکور ہے ہی اگر بباطن ایک عظیم الشان پیشگوئی بھی مستور ہے۔ وہ یہ کہ جن لوگوں میں حقیقی رشد و سعادت کا مادہ ہوتا ہے۔ وہ خواہ فی الحال کسی دوسرے مذہب سے بھی تعلق رکھتے ہوں لیکن اس وجہ سے کہ وہ عباد اللہ ہوتے ہیں یعنی بلحاظ معتقدات و عبادات کے اُسی معبودِ واحد کے سچے پرستار جو اللہ ہے۔ نیز اپنے معاملات میں نیک طینت اور صلح شعار۔ وہ کبھی نہ کبھی دینِ اسلام سے وابستہ ہو کر اُس سلامتی کے وارث بن ہی جاتے ہیں جو دینِ حق کے طفیل انسان کو حاصل ہو سکتی ہے علاوہ ازیں صالحین کی تخصیص خود دُعا کے مانگنے والوں کیلئے بھی ایک بڑا بھاری سبق ہے جو ہر روز بار بار یاد کرایا جاتا ہے یعنی یہ کہ اسلام کے رُو سے خدا کے ساتھ کسی کا رشتہ یا اجارہ نہیں بلکہ اسکے افضال کا مورد انجامکار وہ شخص ہو سکتا ہے جو اعمال صالحہ بجالائے۔ چنانچہ قرآن کریم میں بھی اسکی بکثرت تاکید آئی ہے۔ کہ ایمان کی قدر و قیمت جبھی ہوگی جبکہ نیک کام بھی اسکی گواہی دیتے ہوں۔ ورنہ دل میں ایمان ہونے نہ ہونے کی کیا سند ہو سکتی ہے؟ اور زبان سے کہنے کا بھی کیا اعتبار؟ زبانی عقائد کے دعوے تو ہر شخص ایسے بھی کر سکتا ہے جنکی نہ دلمیں کوئی ہست و بود ہو نہ اعمال میں ان کی کوئی شہادت ٭

ماسوا اس کے۔ غیر مسلموں کیلئے بھی طلبِ خیر کی تعلیم دیکر حقیقی سلامتی کو صرف صالحین کے واسطے مخصوص کرنا عقلاً اس دلیل سے بھی صداقتِ اسلام کا ایک بڑا ثبوت ہے کہ وہ اس طرح گویا باقی خلق اللہ کو صالح بننے کی ترغیب دیتا ہے ورنہ بصورتِ دیگر نہ صرف اسکی سکھلائی ہوئی یہ دُعا بلکہ ساری تعلیم ہی بالکل لغو و عبث ٹھہرے گی۔ جب نیک و بد مصلح و مفسد۔ مسکین و شریر سب کے لئے انعامات کا دروازہ یکساں کھلا ہوا ہو اور گویا ایک طوفانِ بے تمیزی بپا۔ تو پھر کسی کو دین و مذہب کے جنجال میں پڑنے اور اوامر و نواہی کی حدود و قیود کا جوا اپنی گردن پر رکھنے کی ضرورت ہی کیا؟ غرض ایسی پاک اور حکیمانہ تعلیم آج بجز اسلام کے اور کوئی مذہب پیش نہیں کر سکتا۔ اور یہ بے مثل حُسن و خوبی اسمیں صرف اسی لئے نہیں رکھی گئی کہ غیر مذاہب والے اسکی طرف آئیں اور برکات حاصل کریں بلکہ خود ان سے بھی جو پہلے ہی اسکے حلقہ بگوش ہوں اسلامی طریقِ عبادت ہر وقت نہایت زوردار مطالبہ کرتا ہے کہ فقط نام کے نہیں بلکہ کام کے مسلمان بنیں[۴۳]

[illegible] آمین ٭

[۴۳] اور اچھے اعمال بجالانے میں مرتے دم تک ساعی رہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا ہے۔ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ

وہ لباس ہیں تمہارے لئے اور تم لباس ہو اُن کے

(نمبر ۱)

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں عورتوں کے متعلق مردوں سے فرماتا ہے کہ وہ تمہارے واسطے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔ اس ارشاد حکمت بنیاد میں دراصل مرد عورت کو ایک دوسرے کا جوڑا۔ باہم لازم وملزوم۔ شریک رنج وراحت سبب عزت وعافیت۔ نہایت بلیغ حاوی اور جامع الفاظ میں قرار دیکر بڑی خوبصورتی سے ہر دو کے حقوق وفرائض کی جانب توجہ دلائی گئی ہے۔

لباس کے تین ہی فائدے بالعموم ہو سکتے ہیں۔ (۱) پردہ پوشی (۲) آرام وآسائش اور (۳) زینت وآرائش پس اگر زن وشوہر دو خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلیں اور اپنے اپنے حقوق وفرائض کا ہمیشہ خیال رکھیں تو یہ تینوں فائدے بفضلہ خاطر خواہ طور پر حاصل ہو سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں اس واجب الاحترام رشتہ کے متعلق تفصیلی احکام بھی موجود ہیں جنپر کاربند ہو کر ہم اپنی زندگی کو اسی جہان میں قابل رشک نمونہ جنت بنا سکتے ہیں اور خدا کے فضل سے سیدنا مسیح موعودؑ کی پاک تعلیمات کے طفیل اب بھی بہت سے گھروں میں اس ارشاد الٰہی کی تعمیل کے برکات اور شیریں ثمرات دیکھنے میں آتے ہیں۔ لیکن کمی تعلیم اور عدم توجہ کے سبب اور کچھ سابقہ غفلت کے سلسلہ میں کئی خاندان ایسے ہونگے جو اک بڑی حد تک محتاج اصلاح ہوں اور جنمیں تعلقات زن وشوہر کی حالت ایک احمدی گھرانا ہونے کی حیثیت سے کچھ قابل فخر یا طمانیت بخش نہیں کہی جا سکتی۔ تو کیا درد و رنج پیدا کرنے والی بات نہیں کہ تمام دکھوں کے دور کرنیوالے مسیح کو مان کر۔ بلحاظ عقائد سچے مسلمان بنکر اور احکام خدا اور رسول کا اس زمانہ میں سب سے زیادہ اور صحیح صحیح ادب و احترام کرنیوالی جماعت میں (جسے صحابہ کرامؓ سے تشبیہ دیگئی ہے) شامل ہو کر بھی انسان کے عملی حالات اور اہم ترین تعلقات ویسے ہی افسوسناک رہیں جیسے دیگر اقوام کے لوگوں میں اسوقت عام طور پر دیکھے سنے جاتے ہیں۔

اگر میاں بیوی میں خدا نخواستہ ایسی سچی اُلفت اور ہمدردی نہیں جیسی کہ ہونی چاہیئے تو ظاہر ہے کہ انکے گھر میں وہ خیر وبرکت قدم نہیں رکھ سکتی جس کا ہر شخص ہمیشہ محتاج ہے۔ جب دو دلوں میں فرق اور کدورت ہو تو شکوہ شکایات کے دفتر بھی ضرور کھلے رہیں گے اور یقیناً ایک دوسرے کی پردہ دری وعیب شماری کا مرتکب ہو گا۔ ایسی حالت میں میاں کو بیوی کی اور بیوی کو میاں کی رضا جوئی وراحت رسانی کی بھی کیوں پروا ہونے لگی؟ پھر فرمایئے کہ وہ کس طرح ایک دوسرے کا لباس پردہ پوش۔ یا موجب راحت زندگی رفیق اور زینت وعزت کا باعث سمجھے جا سکتے ہیں؟

کچھ شک نہیں کہ عورتیں بھی کمزوریوں سے خالی نہیں ہوتیں لیکن وہ بیچاریاں تو چند در چند معذوریوں کے سبب قابل عفو بھی ہیں۔ افسوس تو اُن مردوں پر آنا چاہیئے جو تعلیم یافتہ۔ روشن خیال اور با اخلاق کہلا کر بھی خانہ داری کے نشیب وفراز سے بے پروا ہیں اور اس نازک رشتہ کے ضروری لوازمات کو نظر انداز کریں۔ کون کہتا ہے کہ عورتیں بالکل فرشتہ ہیں یا مردوں کو انکے ساتھ سلوک وبرتاؤ میں بالکل بے نفس اور بے حس بنجانا چاہیئے۔ لیکن کم از کم یہ تو مشکل نہیں کہ جب بیوی کی کوئی بات ناگوار گزرے تو اسے نرمی شرافت اور صلاحیت سے سمجھایا جائے۔ اگر کسی کے ساتھ تلخی ترشی اور سخت کلامی سے پیش آئیں تو کیا اس کے دل میں ہماری سچی محبت اور خیر خواہی کے جذبات جیسے پہلے تھے جُوں کے تُوں باقی رہ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

خدا تعالیٰ نے اگر کسی کو محض اپنے فضل سے برتری و سرداری کا شرف عطا فرمایا ہے تو اسکی شکر گزاری وشرافت کا تقاضا یہ ہونا چاہیئے کہ ماتحتوں کے ساتھ قابل تحسین برتاؤ کرے۔ خاص عورتوں کے متعلق تو قرآن مجید کا یہ حکم صریح موجود ہے کہ:۔

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

یعنی انکے ساتھ رہنے سہنے میں لائق تعریف طرز عمل اختیار کرو۔ مگر جب کوئی اسکے برخلاف اپنی رفیق زندگی کے ساتھ کسی قسم کی حق تلفی یا بد کلامی اور دل آزاری روا رکھے تو بتلاؤ وہ خدا کا بھی نافرمان وگنہگار ٹھہرا یا نہیں؟ قطع نظر اس سے کہ ایسے اخلاق کا اسکے امور خانہ داری پر بھی یقیناً بہت بُرا اثر پڑے گا جسکے نتائج عذاب الٰہی کے رنگ میں خدا جانے کیسے ہولناک اور فضیحت خیز ہوں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بار اپنا واقعہ بیان فرمایا کہ میں گھر میں کسی بات پر ذرا اونچی آواز سے بولا تھا۔ معاً خیال آیا کہ یہ عاشروھن بالمعروف کے مطابق نہیں اور بہت استغفار کیا" (مفہوم بالفاظ راقم) پس اگر کوئی شخص اسی برگزیدہ انسان کا پیرو ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ بدمزاجی یا کج خلقی برتے تو وہ کس مُنہ سے کہہ سکتا ہے کہ میں آپکی پاک تعلیمات کا فیض یافتہ ہوں۔ کشتی نوح میں تو حضور پُر نورؑ نے ایک مقام پر صاف فرما دیا ہے کہ جو کوئی اپنی بیوی اور اسکے عزیزوں سے عمدہ برتاؤ نہیں کرتا وہ **میری جماعت سے نہیں** (مفہوم) اللہ اکبر کتنا سخت وعید ہے۔ جس شخص کا اس بات پر ایمان ہو کہ مسیح موعودؑ وہی احمدؐ آخر زمان ہے جسے خدا رسولؐ نے اس پُر فتن زمانہ کے لئے دُنیا کا نجات دہندہ قرار دیا۔ اسکی جماعت سے خارج ہونا کب اسکی ایمانی غیرت گوارا کرے گی۔

پھر ایک نہایت اہم اور قابل لحاظ بات یہ ہے کہ جب کسی گھر میں شامت اعمال سے میاں بیوی کے درمیان ناچاقی کے معمولی اسباب پیدا ہو جائیں تو ظاہر ہے کہ ہر شخص کے نزدیک عقلاً وشرعاً ان اسباب کو رفع دفع کرنا ہی قرین دور اندیشی و دانشمندی ہو سکتا ہے۔ ورنہ اگر بات بڑھانے لگیں تو آخر کار۔ خانہ بربادی تک نوبت پہنچ جانی بالکل ممکن ہے۔ پس مرد ہو یا عورت جو کوئی بھی آپس کی ذرا ذرا سی شکر رنجیوں کو طول دے وہ گویا اپنی رسوائی وتباہی کیطرف قدم بڑھانے والا ہو گا۔ اگر اس بھیانک انجام پر پہلے ہی نظر کر لی جائے تو گھروں میں روزمرہ جو چھوٹی موٹی ناگوار تلخیاں پیش آتی ہیں وہ بہت جلد بڑی آسانی سے ٹل جایا کریں۔ صرف خدا ترسی۔ حوصلہ اور ضبط شرط ہے۔ علاوہ ازیں جب اس زندگی میں کم وبیش ہر شخص کو غیروں کی بہت سی ناگوار باتوں پر رفع شر کی خاطر ضبط ودرگذر سے کام لینا ہی پڑتا ہے خواہ وہ اخلاق ظاہری کا پردہ ڈھکا رہنے کے خیال سے ایسا کرے یا عقلمندی دور اندیشی اور شرافت نفس

کے سبب۔ یا صبر کے فضائل و برکات مدنظر رکھ کر اپنے سوالی کو راضی کرنے کی نیت سے بہرحال جب بہت سے موقعوں پر انسان کو گھر سے باہر بھی اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا ضروری ہوتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ اپنے گھر میں۔ ماتحتوں اور بیوی بچوں کے ساتھ ہی وہ بات بات میں آپے سے باہر ہو کر کھاؤں پھاڑوں کرتا ہے۔ کیا ایسی حرکات ایک انسان۔ پھر مسلمان۔ پھر خاصکر ایک احمدی کے لئے موجب ننگ و عار ہونی چاہئیں؟ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ ہماری جماعت میں ایسے بداخلاق کوئی شاذ و نادر ہی ہونگے۔ وہ بھی اس وجہ سے کہ انھوں نے حضرت احمد نبی اللہ (ص) کی غایت بعثت کو اپنی غفلت کے سبب ابھی تک سمجھا ہی نہیں۔ نہ اصول و احکام دین سے جیسی چاہیئے واقفیت حاصل کی۔ نہ حضور ممدوحؑ کے پاک حالات زندگی اور اعلیٰ تعلیمات کا مطالعہ کیا۔ لیکن شامت اعمال سے جس کسی میں اس قسم کے اخلاقی نقائص کا کچھ بھی نام و نشان موجود ہو۔ اس کا فرض ہے کہ بہت جلد اپنی اصلاح کا فکر کرے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور کثرت سے استغفار۔ **یہ وقت ہے** کہ احمدی اپنے گھروں کو حقیقی دینداری کا نمونہ اور فلاح یافتہ ہونے کا ثبوت بنا کر دکھلائیں تا کہ دیگر خلائق پر ان کا نیک اثر پڑے اور جو لوگ اب تک نعمت ہدایت سے بے نصیب ہیں انکے دلوں میں سلسلہ حقہ کی جانب سے ایک کشش اور حسن ظن پیدا ہو۔ احمدی مرد ہوں یا عورتیں۔ بوڑھے ہوں یا بچے سب کو مل جلکر دنیا بھر کے مقابلہ میں جو جہاد کرنا ہے اسکے اسباب حرب بھی ہیں کہ سب سے پہلے اپنی اصلاح کی جائے۔ پھر اپنے قول فعل حرکات و سکنات۔ اخلاق و معاشرت۔ غرض ہر بات کو انسانیت اور سچی مسلمانی کے ایسے قابل رشک لائق تحسین سانچے میں ڈھالا جائے کہ **ہر احمدی مجسم تبلیغ ہو**۔ اللہ تعالیٰ ہر بھائی کو اپنی پاک مرضی پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ضروری نوٹ۔ اس سلسلہ مضامین کیطرف توجہ فرمانے کی ہمارے جن احباب کرام کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دے اُنکی خدمت میں عرض ہے کہ عالم نسوان کے متعلق جو کچھ لکھنا ہو۔ حتی الوسع سلیس و عام فہم ہو جسے ہماری محترم خواتین بھی بآسانی پڑھ اور سمجھ سکیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ زبان زنانہ یا قلعہ دہلی کا ہی محاورہ ہو۔ انشاءاللہ آیندہ ہم بھی اس کا خاص خیال رکھینگے۔ آپ کے الفضل کو ملاحظہ فرمانے والی بہت سی واجب الاحترام مخدرات بھی ہیں اور ہمیں امید ہے کہ یہ فضل و توفیق الٰہی وہ بھی گاہ گاہ ان ضروری مسائل پر اپنے قیمتی خیالات ظاہر کرنے کی تکلیف گوارا فرمائینگی +

اسلام کا بول بالا چلتی ریل میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
چند روز ہوئے کہ بندہ اس گاڑی پر جو ساڑھے دس بجے سیالکوٹ سے وزیرآباد روانہ ہوتی ہے ڈیوٹی پر آرہا تھا اس گاڑی میں اس روز سیالکوٹ سے پانچ چھ عیسائی پادری صاحبان بھی سوار ہوئے۔ ایک بوڑھے پادری صاحب گاڑی میں پھر کر کتابیں بانٹ رہے تھے مجھے دیکھ کر راستے میں پادری صاحب نے کتابیں خریدنے کے لئے پوچھا۔ مگر میں نے ان سب کتابوں کو نامکمل ظاہر کرتے ہوئے خریدنے سے انکار کیا۔ اس پر پادری صاحب سے گفتگو شروع ہو گئی۔ ایک کتاب بنام مسیح اور محمد پادری صاحب نے مجھے دکھائی جس میں عیسیٰ علیہ السلام کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فضیلت صرف ان باتوں پر بیان کیگئی تھی کہ آنحضرت عام لوگوں کی طرح اپنے ماں باپ سے پیدا ہوئے اور زمین میں دفن کئے گئے۔ مگر حضرت روح اللہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ اور زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ میں نے عیسےٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے سے انکار کیا اور بغیر باپ کے پیدا ہونے کے مقابلے میں حضرت آدم علیہ السلام کا وجود پیش کیا کہ وہ تو ماں کے پیٹ سے بھی پیدا نہیں ہوئے اب آپ فضیلت کس کو دیتے ہیں؟ +

پادری صاحب۔ کیا آپ انجیل کو مکمل نہیں سمجھتے +

بندہ۔ نہیں میں اسے مکمل نہیں سمجھتا +

پادری۔ کیوں؟

بندہ۔ کیونکہ انجیل خود اس کا دعویٰ نہیں کرتی۔ چہ جائیکہ کوئی ثبوت دے +

پادری۔ قرآن شریف کو مکمل سمجھتے ہیں؟

بندہ۔ ہاں۔ قرآن کریم مکمل کتاب الٰہی ہے۔ اور وہ خود بتلاتی ہے کہ میں مکمل ہوں۔ گاڑی چل پڑی +

اگلے اسٹیشن پر پادری ایک گاڑی کے مسافروں کیطرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ ”کوئی کتبہ ورسلہ دا خریدن والا اے“ بندہ نے الفاظ کتبہ ورسلہ کے معنے دریافت کئے۔ تو اسپر پادری صاحب نے فیس طلب کی۔ گاڑی چل پڑی +

اگلے اسٹیشن پر بندہ نے ایک کاغذ پر صاحبزادہ سید محمد یوسف صاحب سے (جو اپنے آپ کو اہل سنت کہا کرتے ہیں) جو کہ بندہ کے ساتھ دوسرے گارڈ تھے۔ یہ انگریزی میں لکھوایا۔

جناب پادری صاحبان

بندہ کو عیسائی مذہب پر کچھ اعتراض ہیں۔ اگر آپ منظور کریں تو بندہ اسلام کی تصدیق اور عیسائیت کی تردید کرنے پر پبلک کے سامنے تیار ہے +

محمد صدیق گارڈ احمدی

یہ کاغذ میں نے ایک پادری صاحب بنام مسٹر میکسوایل صاحب کو جو چند دیسیوں کے ساتھ انٹر کلاس میں بیٹھے ہوئے تھے جاکر دیدیا۔ اور یہ بھی کہدیا کہ پادری صاحب نے جو کتابیں فروخت کر رہے ہیں۔ اثنائے گفتگو میں ایک لفظ کے معنے پوچھنے پر مجھ سے پانچ روپے فیس طلب کی +

مہر عبد الغنی صاحب سیالکوٹی کے سامنے دوسرے پادری صاحب سے گفتگو ہوئی + جو غیر احمدی ہیں +

پادری صاحب۔ وہ شیر آدمی ہے +

بندہ ہمارا مقابلہ بھی شیروں کے ساتھ ہے +

پادری صاحب۔ آپ بالکل تیار ہے؟

بندہ۔ ہاں بالکل تیار ہوں +

پادری صاحب۔ ابھی؟

بندہ۔ ہاں۔ ابھی + گاڑی چل پڑی

وزیرآباد پہنچکر میں نے مہر عبد الغنی صاحب کو ساتھ لیکر صاحبزادہ محمد یوسف گارڈ کو کہکر پلیٹ فارم پر پادری سے جاکر پوچھا کہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ پادری ہم یہاں کچھ نہیں کر سکتے آپ کسی روز گوجرانوالہ میں تشریف لاویں۔ اور وہاں آکر گفتگو کریں۔ بندہ نے عرض کیا کہ پادری صاحب یہاں جتنی گفتگو ہوگی اتنی ہی بھی۔ **پادری** یہاں ہمارے پاس وقت نہیں ؎ +

؎ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ پادری صاحب گوجرانوالہ مشن سکول کے مہتمم ہیں + بندہ قرآن شریف کا بھی کچھ علم نہیں رکھتا۔ مگر محض مسیح موعودؑ کی برکت سے اسوقت اسلام کی تصدیق کے لئے تیار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو راہ ہدایت پر لاوے اور مسیح موعودؑ کی سچائی اس سے بھی زیادہ ظاہر کرے۔ آمین۔ خاکسار خادم المسیح موعودؑ محمد صدیق احمدی گارڈ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ وزیر آباد +

دعوت الی الخیر

بنگال میں

مداری پور ۔ ۱۲ ۔ نومبر سنہ ۱۹۱۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ؛-

حضور اقدس کا خادم تقریباً ایک ہفتہ سے مداری پور اور اس کے اطراف میں ہے ۔ مداری پور میں ایک مشہور ذی علم مولوی صاحب ہیں جو قبل ازیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب پڑھنے لے گئے تھے ۔ ۵ نومبر کو ان سے ملاقات ہوئی کچھ باتیں جو کہ ان کی سمجھ میں نہ آئی تھیں مجھ سے پوچھیں ۔ میں نے بفضلہ تعالیٰ واضح طور سے انکو سمجھایا ۔ مولوی صاحب موصوف نیک اور متقی انسان معلوم ہوتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انکو علانیہ حق کے قبول کرنے کی اخلاقی جرأت اور قوت عنایت کرے ؛

۹ ۔ نومبر کو اخویم ابوالہاشم صاحب سے رخصت ہو کر اخویم حسام الدین حیدر صاحب کے ہمراہ میں "پالنگ" پہونچا ۔ پالنگ مداری پور سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ایک مشہور گاؤں ہے جہاں صرف ایک تھانہ اور ایک رجسٹری کچہری ہے ۔ مگر تعلیمی حیثیت سے مشہور جگہ ہے ۔ کیونکہ صرف اسی گاؤں کے علاقہ میں دو ہائی اسکول ہیں ۔ اور زیادہ تر ہندو تعلیم یافتہ ہیں مگر سنا جاتا ہے کہ اکثر ڈکیتیوں میں یہیں کے لوگ گرفتار ہوئے ہیں ۔ نہیں معلوم یہ کہاں تک درست ہے ۔ اگر اس خبر کی کچھ اصلیت ہو تو مذہبی تعلیم یعنی آنے والے جہان کے علم سے بیخبری کا یہ نتیجہ ہوگا ؛

اخویم حسام الدین حیدر صاحب کے دوست جناب عبدالرزاق صاحب سب رجسٹرار صاحب کے یہاں میں ٹھہرا ۔ جناب رجسٹرار صاحب کو بعض اسلامی عقائد پر شبہات تھے جو انہوں نے میرے سامنے پیش کئے اور بہت زور اور سختی کے ساتھ اعتراضات کئے ۔ میں نے ان کا بحولہ و قوتہ تعالیٰ مدلل اور مفصل جواب دیا دو روز تک ان کے ساتھ تقریر رہی ۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اب ان کو یقین ہو گیا ہے کہ اسلامی عقائد کی بنا واقعی معقول و مستحکم ہے ۔ خدا نے چاہا تو عنقریب عاجز کی اس تبلیغ کا نتیجہ مبارک ثابت ہوگا ۔ دسمبر کی تعطیل میں اخویم حسام الدین حیدر صاحب نے حضور کے ساتھ دارالامان میں حاضر خدمت ہونیکا بھی ارادہ کر لیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے ارادہ میں استقامت بخشے ۔ رات کے وقت رجسٹرار صاحب کے مکان پر تعلیم یافتہ لوگوں کا ایک جلسہ بھی ہوا جس میں مسلمانوں اور مولویوں کے علاوہ بعض تعلیم یافتہ ہندو بھی شامل تھے ۔ اطلاع دیدی گئی تھی ۔ کہ اسلام یعنی احمدیت کے متعلق جس کا دل چاہے سوال کرے اس کو تشفی بخش جواب انشاء اللہ دیا جائیگا چنانچہ ان لوگوں میں سے ایک مولوی صاحب جن کا نام مولوی محمد فاضل ہے اور قاضی نثار حسین صاحب خوندکار جن کے ہاتھ میں اس گاؤں کی مذہبی باگ ہے ۔ بھی غرض سے پہنچے دو چار اعتراض بھی کئے جو انکے بفضلہ برجستہ پاسنے پر خاموش ہو گئے چونکہ سمجھدار لوگوں کا مجمع تھا اس لئے اگر کوئی غیر معقول بات کہتے تھے تو لوگ ان کو معقول کرنے لگتے تھے خصوصاً ایک ہندو سب انسپکٹر اسکول جناب ہتیش بابو صاحب منصفانہ رائے دیکر خاموش کر دیتے تھے آخر میں مولوی صاحب نے کہا کہ میں جانتا نہیں ہوں مہربانی فرما کر مجکو خود ہی سب باتیں بتلائیے ۔ چنانچہ میں نے ۷ بجے شام سے ۱۱ بجے رات تک اس مجمع میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کی ۔ تقریر کے خاتمہ پر بحولہ صداقت کے رعب سے مرعوب ہو کر بیٹھے تھے اور کچھ لوگ خوشی کا اظہار کر رہے تھے ۔ کہ انسپکٹر پولیس جناب سید عبدالجبار صاحب تشریف لائے اور آتے ہی سیدنا مسیح موعود اور مہدی آخر زمان علیہ السلام کے متعلق اعتراضات شروع کر دیئے اللہ تعالیٰ کی شان کہ ان کے سارے اعتراضات کا جواب ہماری تقریر میں مفصل طور پر ہو چکا تھا ۔ حاضرین نے کہا کہ آپ دیر سے تشریف لائے تقریر ختم ہو چکی ہے آپکے اعتراضوں کا جواب مولوی صاحب (عاجز) نے اپنی تقریر میں پورے طور سے دیدیا ہے ۔ آپکے مولوی صاحبان بھی موجود ہیں اب آپ اپنے مولینا محمد فاضل صاحب اور قاضی صاحب ہی سے پوچھ لیں کہ ان سب باتوں کا معقول اور قابل قبول جواب دیا گیا ہے یا نہیں داروغہ صاحب نے پوچھا تو مولوی صاحب خاموش ہو گئے اصرار کرنے پر کچھ مولوی صاحب بولے وہ میری تائید میں تھا ۔ مولوی صاحب کی باتوں کو سنکر تھانہ دار صاحب کی (جنکو سلسلہ حقہ کے ناحق پر ہونیکا یقین تھا) حیرت کی انتہا نہ رہی کہ مولوی صاحب اس وقت قادیانی مولوی صاحب کے موافق کیوں بول رہے ہیں داروغہ صاحب نے بہت کچھ مولوی صاحب کو ہلایا جلایا ۔ اور علیحدہ لیجا کر بھی باتیں کیں ۔ لیکن خدا جانے مولوی صاحب کو کیا ہو گیا تھا ۔ کہ جب تک جلسہ میں بیٹھے رہے ہماری مخالفت میں کچھ نہ بول سکے بلکہ تائید کرتے رہے ایک شخص نے محسن نظامی صاحب کا ایک رسالہ جس کو بنگلہ میں ترجمہ کر کے شائع کیا گیا ہے پیش کیا مگر اس پر بھی کسی نے توجہ نہ کی ۔ اور نہ مولوی صاحب نے ہماری تقریر کو سننے کے بعد اس رسالہ کو وقعت دی ۔ آج کل بنگلہ زبان میں مسیح اور مہدی کے متعلق جھوٹی اور بے ثبوت کہانیوں کو اور نیز شاہ نعمت اللہ ولی کے الحاقی اور جعلی قصیدے کو لوگ شائع کر رہے ہیں جس کی غرض یہ ہے کہ لوگ احمد قادیانی علیہ السلام کو معاذ اللہ جھوٹا سمجھیں بلکہ بعض بنگلہ رسالوں میں تو کھلم کھلا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت بھی غلط باتیں شائع کی گئی ہیں ۔ ضرورت ہے کہ جلد سے جلد سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کا بنگلہ میں ترجمہ شائع کیا جائے ۔ چونکہ حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری رضی اللہ عنہ کو یہاں اکثر لوگ جانتے ہیں اور ان کے نام کی عزت کرتے ہیں اس لئے میں نے اخویم حسام الدین حیدر صاحب بی اے سے کہا کہ آپ خدا کے لئے مولینا حسن علی کی نادر کتاب تائید حق کا (جس میں شاہ نعمت اللہ ولی کا اصلی قصیدہ بھی درج ہے اور تبلیغ کی عمدہ کتاب ہے) بنگلہ زبان میں ترجمہ کر دیں اگر بنگال کے احمدی احباب طبع نہ کرا سکیں تو میں اپنے بہاری دوستوں کو مجبور کرونگا ۔ خصوصاً اخویم اختر علی صاحب انسپکٹر سے کہونگا کہ آپکے خاندانی بزرگ کی یہ کتاب ہے آپ طبع کرائیں اللہ تعالیٰ جزا خیر دے ۔ اخویم حسام الدین حیدر صاحب کو انہوں نے وعدہ کیا ہے ۔ کہ میں انشاء اللہ دسمبر تک تائید حق کا بنگلہ ترجمہ کر کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت اقدس میں جا کر پیش کرونگا اور اس کے بعد پھر ازالہ اوہام

کا ترجمہ کرونگا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ارادہ میں برکت دے۔ آمین۔
مختصر یہ کہ داروغہ صاحب نے مجھے کہا کہ اگرچہ آپ اس وقت لمبی تقریر کر چکے ہیں لیکن خدا کے لئے آپ پھر تقریر کریں چنانچہ عاجز نے دوبارہ تقریر کی مجھے کہا گیا کہ مجھکو حضرت امام مہدی صاحب کے معجزات سنائیں اس پر میں نے معجزات کی حقیقت اور معجزات کی شناخت کا معیار بیان کیا اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے علمی معجزات دعائیہ معجزات پیشگوئیاں اور ان کے وقوع کا ذکر خوب کھول کھول کر بیان کیا آخر میں جناب عبد الرزاق صاحب رجسٹرار نے لوگوں سے خصوصاً داروغہ صاحب سے پوچھا کہ کیا ان معجزات میں کسی طرح کا شک ہے اور کیا کوئی عقلمند ان معجزات اور نشانات کا انکار کر سکتا ہے؟ کسی نے بھی انکار نہ کیا بلکہ برحق ہونیکا اقرار کیا آخر میں اخویم حسام الدین حیدر صاحب نے شرائط بیعت ترجمہ انگریزی کو پڑھکر سنایا لوگوں نے اقرار کیا کہ یہ باتیں سب معقول ہیں اور مسیح و مہدی کو نہ ماننے والا کافر ہے۔ (منکر امام کو کافر انہی میں سے ایک نے خود کہا) مگر میں چاہتا ہوں کہ اور بھی چند بڑے بڑے عالموں کو جمع کر کے ایک عام جلسہ دوں اور اسی مجمع میں ان عالموں سے کہوں کہ آپ لوگ ان باتوں کا جواب دیں۔ میں نے کہا کہ اس وقت بھی تو اپنے ایک بڑے مشہور مولوی صاحب کی حالت کو دیکھ چکے ہیں اب اور کیا دیکھینگے؟ اب آپ لوگ یاد رکھیں یہ ہمارے مسیح موعود اور مہدی برحق علیہ السلام کی صداقت کا ایک معجزہ ہے کہ اس کے خادم کے بالمقابل کیسا ہی بڑے سے بڑا مولوی یا پنڈت یا پادری آئے اس کی بتائید ربانی ایسی ہی حالت ہو گی جیسی کہ اس وقت آپنے دیکھی اور اگر مخالفت کریگا تو علمی پردہ دری ہو گی مگر بہرحال میں طیار ہوں آپ جب چاہیں عام جلسہ کریں اور جس قدر مولوی صاحبان کو چاہیں بلوالیں جناب رجسٹرار صاحب کے ذریعہ سے مجھکو خبر دیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ وقت پر پہونچونگا قرینہ ہے کہ جلسہ دسمبر کی ابتدا میں ہو حضور اقدس اپنے خادم کے لئے دعا فرمائیں۔ پانگ میں ایک مذہبی بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ اور لوگ جستجو میں لگ گئے ہیں۔ صبح کے وقت جناب رجسٹرار صاحب نے تقریر کر کے اشاعت سلسلہ کی وسعت کا اظہار فرمایا اور کہنے لگے مولوی صاحب آپنے رات مولوی محمد فاضل صاحب کو مبہوت تو نہیں کر دیا تھا کہ جو بات آپ کہتے تھے اس سے انکار کرنیکی طاقت انکو باقی نہ رہی تھی اور ہاں ہی کہنا پڑتا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ حق کا غلبہ اور "وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا" کا وعدہ تھا۔ افسوس ان پر جو کہتے ہیں کہ احمد قادیانی علیہ السلام کو ساحر نہیں کہا گیا میں دیکھتا ہوں کہ ان کے پیش کردہ دلائل اور ان کے ناچیز غلاموں کی باتوں کو بھی لوگ سحر کار سمجھتے ہیں۔

۱۲۔ نومبر کو عاجز ہدار سے پور لوٹ کر آیا۔ آج اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے انسان پر تبلیغ کرنے کی توفیق دی جس کا دعویٰ ہے کہ اس وقت بنگال میں ہمارے ۲۵ ہزار سے زیادہ مرید ہیں اس نے بہت اچھا اثر لیا اور حضرت اقدس کی کتابوں کے پڑھنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کے متعلق پھر انشاء اللہ لکھونگا۔

حضور اقدس کا ادنی خادم خلیل احمد۔

صوبہ متحدہ میں

مظفر نگر سے اخویم مکرم عبد الحق صاحب حضرت اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھتے ہیں

میرے مخدوم و مطاع سید و مولا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد درخواست دعا اور توجہ خاص حضور انور میں گذارش ہے کہ قصبہ انچولی ضلع میرٹھ میں آج کل احمدیت کی خوب تحریک ہو رہی ہے اور کئی شخص بالکل احمدیت کے قریب آ گئے ہیں۔ باشندگان انچولی نہایت توجہ اور بے تعصبی سے سلسلہ کے دلائل سنتے ہیں۔ مکرمی داروغہ عبد المجید صاحب اور حکیم عبد الصمد صاحب کی ساعی جمیلہ کو خدا تعالےٰ بار آور فرما دے ان کے ذریعہ سے عام طبائع احمدیت کی طرف مائل ہو رہی ہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے کچھ اسباب بھی موید پیدا کر دئے ہیں۔ ایک غیر احمدی مولوی صاحب رنچولی آ گئے ان سے داروغہ صاحب کا مباحثہ ہوا جس میں مولوی صاحب کو شکست فاش ہوئی اس کا اثر عوام اور خواص پر نہایت اچھا ہوا اور تحریک ہوئی کہ بڑے بڑے مولوی بلوا کر مباحثہ کرایا جائے تا کہ اصلیت کا انکشاف ہو جائے اس کے لئے انہوں نے ۱۲ نومبر یوم الجمعہ تجویز کیا اور داروغہ صاحب نے بغرض تبلیغ سلسلہ خاکسار کو طلب فرمایا چنانچہ نیاز مند اور اخویم محمد سلمان صاحب مظفر نگر سے اور شیخ عبد الرشید صاحب اور میاں محمد صدیق صاحب میرٹھ سے انچولی پہنچ گئے۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی احمد علی صاحب مولوی عبد المومن صاحب مولوی محمد یوسف صاحب مع اٹھارہ دیگر طالبعلمان و شاگردان کے تشریف لائے اور زبانی درخواست مناظرہ پیش کی۔ ہماری طرف سے یہ بہ شرط پیش کی گئی کہ مناظرہ تحریری ہوگا اور پہلے حیات ممات مسیح پر ہوگا تو مولویصاحبان کو عجب قسم کی گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ اور وہ کسی طرح بھی تحریری مناظرہ پر آمادہ نہ ہوئے ہمنے بایں خیال کہ کسی طرح سے تبلیغ ہو جائے حسب خواہش مولویصاحبان تقریری مباحثہ منظور کر لیا پھر تو مولویصاحبان کو بھی طوعاً و کرہاً حیات و ممات مسیح ہی پر مباحثہ کے لئے آمادہ ہونا پڑا۔ بعد نماز جمعہ آبادی سے باہر ایک باغ میں جلسہ مباحثہ قرار پایا۔
ہماری طرف سے عرض کیا گیا کہ مولویصاحب پہلے آپ تقریر کریں کیونکہ آپ حیات مسیح کے قائل اور مدعی ہیں۔ اور ہم انکاری۔ اور قدرتاً بھی اول حیات ہے اور اس کے بعد ممات اس لئے بھی آپکے ذمہ بار ثبوت ہے مگر اس پر بھی مولویصاحبان آمادہ نہ ہوئے پھر میں نے مولوی احمد علیصاحب سے عرض کیا کہ آپ کم از کم ایک آیت ہی حیات مسیح کے متعلق پیش کریں بس اس پر فیصلہ ہو جائیگا۔ اس پر مولویصاحب نے فرمایا کہ آپ ہی ایک آیت وفات مسیح کی پیش کیجئے ہمنے کہا کہ ہم تو بفضل خدا بیسیوں آیات قرآنی اور صدہا دلائل عقلی و نقلی اس وقت پیش کرنے کے لئے تیار ہیں مگر آپ اگر کوئی آیت پیش نہیں کر سکتے تو جس طرح میں قرآن شریف کو ہاتھ میں لیکر حلف اٹھاتا ہوں کہ حضرت مسیح ناصری مثل دیگر انبیاء کے فوت ہو گئے آپ بھی اگر آپ کو ان کے زندہ آسمان پر ہونیکا ایمان اور یقین ہے اسی طرح حلف اٹھائیں تو پھر میں اول تقریر کرونگا۔ اور آپ کو وفات مسیح کے دلائل سناؤنگا اس پر مولوی صاحب نے قرآن شریف کو ہاتھ میں لیکر بایں الفاظ حلف اٹھایا کہ میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ ہیں اور وہی واپس آئینگے۔ مولوی صاحب کے اس جھوٹے حلف کا ایک نتیجہ تو حاضرین جلسہ نے یہ دیکھ لیا کہ خدا تعالےٰ

نے ان کی قوت کو سلب کرلیا اور انکو ہرگز ہرگز یہ توفیق نہ ہوسکی کہ وہ حیات مسیح کے بارہ میں ایک ذرہ بھی لب کشائی کرسکیں حالانکہ بار بار مطالبہ ہوتا تھا کہ کوئی آیت حیات مسیح کے بارہ میں تلاوت فرمائیے۔ جب مولوی احمد علی صاحب قرآن شریف ہاتھ میں لیکر یہ حلف اٹھا چکے کہ حضرت عیسٰیؑ زندہ ہیں۔ اور وہی آئینگے۔ اس کے بعد۔

پھر خاکسار کھڑا ہوا اور حضرت عیسٰیؑ کی وفات کے دلائل نہایت وضاحت سے بیان کئے جس سے حاضرین نہایت متاثر ہوئے اور چونکہ تقریر کے لئے مولویصاحبان نے صرف نصف گھنٹہ منظور کیا تھا اس وجہ سے صرف چند آیات سے استدلال کرسکا۔ پھر مولوی احمد علی صاحب کھڑے ہوئے توفی اور خلت پر اعتراض کئے اور اصحاب کہف اور حضرت سلمان وغیرہ کے متعلق فرضی داستانیں جو وفات مسیح سے قطعاً غیر متعلق تھیں بیان کرتے رہے اس طرح اپنا نصف گھنٹہ پورا کرکے بیٹھ گئے مولوی صاحب کے اعتراضات کا جواب حکیم عبدالصمد صاحب نے نہایت موثر پیرایہ میں بیان کرکے مولوی صاحب کے اعتراضات کی حقیقت حاضرین پر کھولدی۔ پھر مولوی صاحب بلا کسی استحقاق کے کھڑے ہوئے ہمنے خیال کیا کہ شاید اپنے دعوے حیات مسیح کے دلائل پیش کرینگے مگر مولوی صاحب نے اپنی پہلی تقریر کا اعادہ کرنا شروع کردیا چونکہ مولوی صاحب کی ساری پونجی ختم ہوچکی تھی اس لئے وقت کے ختم ہونے سے پہلے ہی تقریر ختم کردی اور فرمایا کہ نماز عصر کا وقت ہوگیا ہر چند مولوی صاحب سے عرض کیا گیا تمام لوگ حیات مسیح کے دلائل سننے کے مشتاق ہیں کچھ فرمائیے جس کا جواب بھی فرماتے رہے کہ بہت کچھ بیان کرینگے ہم منتظر رہے کہ مولوی صاحبان نماز عصر پڑھکر ضرور تشریف لائینگے مگر وہ ایسے گئے کہ میرٹھ ہی جاکر ٹھہرے قصبہ ہر عام لوگوں سے سنا گیا کہ مولوی صاحبان نماز کے بہانہ سے قادیانیوں سے بھاگ گئے الحمدللہ جلسہ مباحثہ نہایت کامیاب ہوا۔ لوگوں کے دلوں میں حق طلبی کا جوش بڑھ گیا وفات مسیح کو بہت سے لوگ مانگئے عام طور سے حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی کے ثبوت کے خواہشمند ہیں اور چاہتے ہیں کہ قادیان سے کوئی بزرگ آئیں اور یہاں تبلیغ کریں میرے خیال میں اگر کچھ روز یہاں باقاعدہ تبلیغ ہو تو عجب نہیں تمام گاؤں کو ہدایت ہو جائے خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کو فتح مبین عطا فرمائی۔ یہ سب حضور انور کی دعاؤں کے پاک ثمرات ہیں۔ والسلام۔

پنجاب میں

تبلیغی جلسہ ۱۴ نومبر ۱۹۱۵ء کو گڑھ شنکر میں جلسہ ہوا۔ تمام شہر میں منادی کرائی گئی چوہدری غلام احمد خانصاحب صدر جلسہ مقرر کئے گئے کچھ لوگ اپنی جماعت کے تھے کچھ شہر کے لوگ جمع ہوگئے پہلے مولوی عطا محمد صاحب نے تلاوت قرآن شریف کی اور نظم پڑھی اس کے بعد مولوی محمد حسن صاحب نے وعظ کیا اور اس کے بعد تعلیم پر تھوڑی سی تقریر کی کہ بچوں کو دین پڑھانا چاہئیے اور اس کے لئے قادیان میں مدرسہ کھلا ہے اور اس کے بعد چوہدری مولوی عبداللطیف صاحب کی جامع تقریر ہوئی آپ نے ضرورت امام پر تقریر فرمائی جو بہت لطیف اور برجستہ تھی۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اور رات کے وقت چھت اور مکان کے ٹوٹنے پر گفتگو ہوتی رہی اور پندرہ روز کے بعد بنگا تحصیل نوا شہر میں جلسہ مقرر کیا ہے حاجی غلام احمد خانصاحب اور مولوی عبداللطیف صاحب بہت اخلاص سے کام کرتے ہیں۔ دینی خدمت کے لئے اپنے تمام ذاتی کاموں کو چھوڑ کر تیار ہو جاتے ہیں گڑھ شنکر میں حاجی نبی بخش صاحب احمدی نے مہمانوں کی بہت خدمت کی اور اپنے اخلاص اور محبت کا نمونہ دکھایا اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے آپ دعا فرمادیں کہ بنگا کا جلسہ کامیابی سے ختم ہو اور لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کریں دنیا پر بہت غفلت چھائی ہوئی ہے۔ گڑھ شنکر کے راستہ میں حاجی صاحب اور مولوی محمد حسن موضع بنام میں ٹھہرے اور پہلے انجمن نہ تھی وہاں انجمن بنائی گئی۔ اور اخویم سعادت علی کو اپنے ہاں انجمن بنانے کی تحریک کی۔ عبدالسلام کاٹھ گڑھ

سندھ میں

سکرنڈ سے اخویم محمد پریل صاحب حضرت اقدس کی خدمت میں لکھتے ہیں:۔

سیدنا ومطاعنا امام اولوالعزم حضرت فضل عمر ایدہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضرتنا! اس سے قبل ایک عریضہ خدمت اقدس میں ارسال کرچکا ہوں پھر دست بستہ گذارش ہے کہ خانصاحب محمد صدیق عمر نے (جن کا اگلے خط میں بیان کرچکا ہوں) ملاں مولوی لوگ جمع کرکے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوی کی تحقیقات کی۔ مولوی اور ملاں لوگ یک زبان ہوکر بولنے لگے کہ حضرت مرزا صاحب کی جماعت واقعی اصحاب رسول کے قدم بقدم چلتی ہے اور آج اس زمانہ میں جیسا اس جماعت نے اسلام کا کام کیا ہے ویسا کسی دیگر پارٹی نے نہیں کیا۔ خانصاحب ممدوح کو بڑا شوق ہے اور بڑے بڑے مجمعوں میں تصدیق کررہے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے مداح ہیں حضور ان کے حق میں دعا فرمادیں کہ خدا وند کریم اس کو ہدایت عطا فرمائے تاکہ وہ سلسلہ میں داخل ہوں۔ آمین۔

دیگر عرض ہے کہ دو طالبعلم میرے پاس آئے حضرت صاحب کے دعوی پر سوال کئے۔ میں ایک ایک سوال کا جواب دیتا گیا وہ سنتے اور قبول کرتے گئے۔ دجال اور یاجوج و ماجوج۔ دابۃ الارض۔ اور حضرت امام مہدی موعود کی آخری علامات ظہور کو سنکر بولنے لگے کہ یہ تو واقع میں ٹھیک بات ہے اور کہا کہ ہم پیر جھنڈو والے کے پاس تھے تو اشتہارات سندھ میں آئے۔ پیر صاحب سنکر بولے کہ یہ بات جھوٹ ہے۔ طالب علموں کا علما کی طرف بہت میلان تھا۔ جب میں نے ان علماء کے عقائد عیسائیوں اور یہودیوں سے مشابہ ثابت کردیئے تو بڑے حیران ہوگئے۔ اور کہنے لگے کہ قسم خدا کی عالم آج کل بہت خراب ہوگئے ہیں۔ اور ان کی بات پر اعتبار نہیں انکو ہدایت کی گئی۔ کہ اگر اصل علم دین سیکھنا ہو تو دارالامان چلو اور حضرت خلیفۃ المسیح الموعود کی بیعت کرو۔ انہوں نے دارالامان کا پتہ لکھایا۔ میں نے ان کو پتہ لکھ دیا۔ ان طالب علموں کا بیان ہے اور میں نے پہلے بھی سنا ہے کہ غلام رسول نام ایک شخص یہاں قریب ہی رہتا ہے وہ دعوی کرتا ہے کہ میں ایک ماہ میں قرآن شریف لڑکے کو پڑھا سکتا ہوں اور وجہ یہ بتاتا ہے کہ مجھکو بڑا۔ مگر یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہوگئے اچھا نظر نہیں آتا۔ اس پر خانصاحب بولے کہ حضرت عیسیٰ مر گیا تو اس میں ہمارا کیا حرج ہے۔ پھر سب یک زبان ہوکر کہنے لگے کہ ٹھیک یہ بات ٹھیک ہے۔

بغداد سے حضرت پیران پیر رحمت اللہ علیہ کے روضہ مبارک سے ایک دعا کی اجازت ملتی ہے جس کے ذریعہ قرآن شریف پڑھاتا ہوں۔ آج ایک آدمی آیا وہ بتاتا ہے کہ جو لڑکا پانچ چھ سیپارے سے پہلے پڑھ آیا ہو اس کو وہ شخص ایک ماہ میں قرآن شریف ردان کرا دیتا ہے اور وہ بھی کچا ہوتا ہے اچھی طرح سے قرآن شریف نہیں پڑھ سکتا۔

افسوس! کہ آج کل کے ملاں لوگ پیٹ کی خاطر کیسے کیسے حیلے بناتے ہیں؟ حضور انور! دعا فرماویں تو مولیٰ کریم ہند کے لئے آسان راہ نکال دے اور اس عاجز کے حق میں بھی للہ دعائے خیر فرماویں والسلام

انگلستان میں

الحمدللہ کہ ہمارے دونو معزز و مکرم بھائی جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے و جناب قاضی محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ احمدی مشنریان اسلام بخیر و عافیت ہیں اور خدمت اسلام میں کوشاں ہیں خداوند تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ بہفتہ مختتمہ ۲۱ اکتوبر ۱۵ء میں بھی ایک نوجوان انگریز احمدی ہوا۔ چوہدری صاحب اور مسٹر سلمان سے ان کی خط و کتابت ہو رہی تھی آخر ان کا جو خط آیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سلسلہ حقہ کے متعلق شرح صدر عطا فرمایا اور وہ براہ راست قادیان پہنچنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔ چوہدری صاحب نے ہفتہ زیر رپورٹ میں دی ڈاکٹرین آف انسپریشن (الہام الٰہی) پر لیکچر دیا۔ تعداد سامعین قریباً بیس تھی۔ گھنٹہ بھر تک تقریر کی۔ لیکچر کے بعد سوال و جواب نہیں ہوئے۔ چوہدری صاحب نے اپنا مضمون الہام جو ٹریکٹ کی شکل میں چھپا ہوا تھا۔ نیز پیشگوئیاں جن کا سب کو علم ہونا چاہئے "اذر اے وارننگ" (انذار) کی کاپیاں حاضرین میں تقسیم فرمائیں۔ ان کے مطالعہ سے امید ہے کہ انشاء اللہ ان کو حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق توجہ ہوگی اور استفسار کے خطوط آئینگے اس کے علاوہ بذریعہ خط و کتابت بھی سلسلہ تبلیغ بفضل خدا برابر جاری ہے۔ اسی ضمن میں یہ معلوم ہونا خالی از دلچسپی و مسرت نہ ہوگا کہ دین مسیحی کے ایک مقتدی یعنی پادری صاحب نے بھی احمدی تحریک کی جانب توجہ فرمائی ہے اور ہمارے لٹریچر سے متاثر ہو کر بہت کچھ مائل بہ قبول حق معلوم ہوتے ہیں چنانچہ ان کی چٹھی کا جو ہمارے مکرم مبلغین کے پاس پہنچی ترجمہ یہ ہے:۔

پیارے جناب۔ آپ کے خطوط اور رسالے پہنچے۔ میں مشکور ہوں اور انہیں دلچسپی سے پڑھ رہا ہوں۔ دینیات کے لحاظ سے میں اور آپ ایک ہیں۔ میں بھی خدائے واحد کو مانتا ہوں اور نیز حضرت محمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو خدا کا رسول سمجھتا ہوں جیسا کہ حضرت مسیح ناصریؑ کو میرا عقیدہ ہے کہ تمام برگزیدہ بندے خدا کے پیغمبر ہیں (؟) اور ہم سب اس کے بچے"

ان پادری صاحب نے چوہدری صاحب کو لیکچر دینے کے لئے اپنے چرچ میں بلایا جس پر ان کو لکھ دیا گیا کہ حاضر ہونگے۔ اور نیز مسیح موعودؑ کے متعلق مزید رسائل بھی بھیجے گئے جب ایسے لوگ اپنے اسلام کا اعلان کرینگے تو مسیحی مشن پر انشاء اللہ اس کا بڑا اثر پڑیگا۔ خدا تعالیٰ جلد تر انہیں شرح صدر اور اخلاقی جرأت عطا فرمائے۔ سکاٹلینڈ میں ایک شخص سی۔ وائی۔ اسکندر نامی ہیں جنہوں نے ایک مجلس حامی امن موسوم بہ سسٹرز آف دی ورلڈ قائم کی ہے جس کی غرض یہ ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو جائے۔ اور سب ایک قوم بنجائیں۔ ہمارے مبلغوں نے ان کی طرف ایک طویل مراسلہ بھیجا جس میں یہ بتلایا گیا کہ عیسائیت میں تو یہ نہ ہوا نہ ہوگا جس کی چند در چند وجوہات ہیں۔ بس صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کے ذریعہ عالمگیر امن و اتحاد قائم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اسلام میں امتیاز قومیت کوئی نہیں۔ ایک آقا اور ایک خادم اس کی نظر میں دونو برابر ہیں۔ اور یکساں حقوق رکھتے ہیں۔ جونہی کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے خواہ وہ کسی ملک کسی قوم اور کسی حیثیت کا ہو وہ ایک ہی سطح اخوت پر آکر سب کے مساوی ہو جاتا ہے۔ اس مراسلہ کا صاحب موصوف پر بڑا اثر ہوا۔ اور جواب میں چوہدری صاحب کو ایک ہفتہ کے واسطے اپنے پاس بلایا ہے۔ یہ ایک عمدہ موقعہ ہے کہ ممبران سوسائٹی کو جن کی تعداد قریباً لاکھ ہوگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیام امن پہنچ جائیگا۔ ارادہ ہے یا تو ان کی فہرست حاصل کیجائے یا اپنا تبلیغی ٹریکٹ بطور ضمیمہ ان کے رسالہ میں سب کے نام بھیجا جائے انشاء اللہ امید ہے کہ صاحب موصوف منظور کرینگے پس رسالہ میسیج آف پیس (پیام امن) کی بڑی ضرورت ہے نیز اس کی بھی کہ سلسلہ کے متعلق چیدہ اور مفید و موثر لٹریچر بکثرت شائع کیا جائے۔ یہ لوگ صرف دلائل عقلی سے اتنے متاثر نہیں جتنے اس طریق تبلیغ سے جس میں انکو اسلام کے فوائد و برکات ظاہر کئے جائیں۔ جو انہیں حاصل ہو سکتے ہیں۔ زیادہ باریک باتوں اور اختلافی مسائل کی طرف ان کی توجہ نہیں۔ بعض تو اسلام میں ایک دو عمدہ باتیں دیکھکر ہی اس کو قبول کر لیتے ہیں۔

عید الفطر کے موقعہ پر لندن کے احباب نے چوہدری صاحب کو بلایا۔ اور احمدی جماعت نے وہیں دوگانہ ادا کیا چوہدری صاحب نے خطبہ میں قربانی کی فلاسفی بیان فرمائی اور ضرورت وحدت پر زور دیا۔ بیدرہ کے قریب معززین نماز عید میں شامل تھے۔

بعض خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ چوہدری صاحب کے لیکچر ماشاء اللہ بڑی وقعت سے دیکھے اور توجہ سے سنے جاتے ہیں۔ اور ہمارے رسالوں اور ٹریکٹوں وغیرہ کا لوگوں پر بہت مفید اثر پڑتا ہے۔ فالحمد للہ۔

فرانس میں

برادر مکرم بابو عبدالرحیم صاحب خبر دیتے ہیں کہ۔ ٹیچنگز آف اسلام کے فرانسیسی ترجمہ پر ۴۴ پونڈ (۶۶۰ روپے) کی رقم مطلوب تھی جو خدا کے فضل سے چوہدری فتح محمد صاحب کی خدمت میں بھیجدی گئی جن کے تازہ خط سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب انشاء اللہ عنقریب تیار ہو جائیگی۔ بلجیک مشنری (بلجیم کے پادری) کی دوسری چٹھی کا جواب بھی چوہدری صاحب کے پاس لندن بھیجدیا گیا تھا۔ جسے انہوں نے بہت پسند کیا اس کی ایک نقل پادری صاحب کو ارسال کیگئی اور ایک حضرت اقدس فضل عمرؓ ایدہ اللہ کی خدمت میں۔ نیز برادر موصوف لکھتے ہیں کہ عید اضحی پر پیمان قربانی کیگئی جس میں ۵ فرنیک خرچ ہوئے جو قریباً دو پونڈ ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب ڈاکٹر محمد الدین صاحب۔ ڈاکٹر جان محمد صاحب۔ قاضی عبدالرحمن صاحب۔ ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب۔ بھائی ستار احمد صاحب۔ سب بفضل خدا اچھی طرح ہیں۔ اپنی خدمات بڑی سرگرمی و اخلاص سے انجام دے رہے ہیں۔ حضرت امام اولوالعزم اور جماعت پر سلام بھیجتے ہیں۔ گورنمنٹ عالیہ کی کامیابی کے لئے دست بدعا احباب ان سب اخوان فی الدین کی سلامتی کے واسطے دعا کریں۔

(بقیہ ایڈیٹوریل)

انجمن ترقی تعلیم مسلمانان کے متعلق جناب شیخ محمد عمر صاحب جنرل سیکرٹری امرتسر کی طرف سے اس مفہوم کا اعلان دفتر الفضل میں بغرض اشاعت موصول ہوا ہے کہ اس انجمن کا چھٹا سالانہ جلسہ فروری ۱۹۱۶ء میں بمقام امرتسر منعقد ہوگا جس کی صدارت آنریبل جناب سر راجہ علی محمد خان صاحب بالقابہ والئے محمود آباد نے منظور فرمائی ہے۔ امید ہے کہ بہی خواہان انجمن کے واسطے یہ خبر باعث مسرت ہوگی ؎

ذلیل مسلمانی ایک ہمعصر نے جو مشہور متعصب دشمن اسلام ہے حال میں معذرت چھاپی ہے کہ پرچہ دیر میں نکلنے کی وجہ یہ کہ پریس کے تمام ملازم مسلمان ہیں اور وہ محرم کے سبب کام پر نہیں آئے۔ ان کی مسلمانی۔ دینداری اور ایمانی غیرت کا تو یہی کافی ثبوت تھا کہ اسلام کے رد میں سخت ترین ناپاک لٹریچر ان کے ہاتھوں تیار ہو کر اشاعت پاتا ہے پھر تعزیوں وغیرہ کی بدعات میں حصہ لینے سے اور بھی ان کی دینداری مستند ہو جاتی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اتحاد کی غرض وغائت مسلمان اخبار دن کے دیوالی نمبر نکالنے پر ایک سماجی مہربان نے خاص طور پر اظہار مسرت کیا اور ان کے اس فعل کو فراخ دلی پر محمول کر کے بڑی خلوص سے مبارکباد دی ہے کیونکہ یہ گویا دونوں قوموں کے باہمی تعلقات کو قریب تر لاتا ہے۔ اب دیکھئے اگلا قدم کیا اٹھتا ہے! ہم تو ان تدابیر اتحاد کو بچوں کا کھیل سمجھتے ہیں حقیقی اتحاد تو جب ہو سکتا ہے کہ سماجی دوست اسلام کے خلاف دل آزار لٹریچر شائع کرنے سے باز آجائیں۔ ہمارے بزرگان دین اور خاصکر نبی کریم صلعم کی شان میں گستاخی و بے ادبی سے توبہ کر لیں بھر ایک اہم سوال بار بار یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب دلوں میں کدورت بدستور رہی اور معتقدات میں سخت تضاد و مخالفت جوں کی توں۔ تو اس منافقانہ یکجہتی کی (اگر ایک جہتی کہہ سکیں) آخر غرض و غایت کیا ہو سکتی ہے؟ سوشیل اتحاد تو باہمی منافرت و بیگانگی کے ہوتے ظاہر ہے کہ کسی طرح ممکن العمل نہیں۔ بھلا کاغذوں میں گلے ملنا بظاہر ٹری کی باتیں بنتی رہنا کہیں تمدنی اتحاد کا موجب ہو سکتا ہے؟

اپنے بچہ کی قاتلہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ندیا نے حال میں ایک مقدمہ کا فیصلہ کیا ہے جس میں ۱۸ سالہ نوجوان عورت ماخوذ تھی۔ اس جرم میں کہ اپنے ½ ۱ سال کے بچہ کو ہلاک کرنا چاہتی تھی۔ ملزمہ نے بیان دیا کہ شوہر مر گیا۔ بیوہ بیکس ہوں چار دن سے کھانے کو کچھ نہیں ملا۔ اپنی مصیبت کا خاتمہ اسی طرح میری سمجھ میں آیا کہ پہلے اس معصوم کا کام تمام کر دوں کہ میرے پیچھے رلتا نہ پھرے۔ پھر آپ بھی مر رہوں۔ عدالت نے اس کو صرف چند گھنٹوں کی سزا دی۔ عیش و تنعم کے متوالے عبرت پکڑیں کہ خلق اللہ اس وقت کس کس رنگ میں مبتلائے عذاب ہو رہی ہے اور کیوں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اعلان

از طرف صدر انجمن احمدیہ قادیان

وصیت نمبر ۱۰۱۴

حضرت رشیدہ بیگم عرف محمودہ بیگم

اہلیہ مقدسہ محترمہ مکرمہ معظمہ حضرت اقدس فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی بنت جناب خلیفہ رشید الدین صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنی جائداد بہ تفصیل ذیل مہر ۱۰۰۰ روپیہ زیور ۸۰۰ روپیہ نقد ۵۰۰ جو بطور قرض کسی جگہ دیا ہوا ہے۔ اس کل جائداد ۲۳۰۰ روپیہ کے تیسرے (⅓) حصہ کی بعد وفات بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کر دی ہے۔ اور علاوہ اس جائداد کے اگر زاید متروکہ جائداد ثابت ہوگی تو اس کے دسویں (1/10) حصہ کی مالک بھی انجمن مذکور ہوگی۔ اگر کوئی جائداد یا رقم زندگی میں دیجاویگی تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا ہو جاویگی ؎

افسر مقبرہ میر محمد اسحاق

ایک رشتہ کی ضرورت

ضلع ہوشیارپور کے ایک احمدی دوست ہیں جن کے لڑکے کی عمر ۲۰ - ۲۲ سال ہے۔ دکان کرتے ہیں ساٹھ روپیہ ماہوار آمد ہے۔ اپنے شہر میں اچھے معزز ہیں جو صاحب ان سے رشتہ کرنا چاہیں وہ اکمل قادیان کی معرفت خط و کتابت کریں ؎

(ب) اگر کوئی احمدی خاتون بیوہ قرآن شریف پڑھا سکتی ہیں اور مسائل فقہی سے آگاہ کر سکتی ہیں تو ایک احمدی ٹھیکیدار کی بیوی کی تعلیم کے لئے درکار ہیں ؎

سرمایہ دار کی ضرورت

ایک شہر میں ہمارے ایک احمدی مہربان نے تجارتی فرم ہاکی۔ کرکٹ وغیرہ کی کھولی ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ منافع یقینی ہے چنانچہ ہو رہا ہے کوئی صاحب روپیہ رکھتے ہوں تو ان کو دیکر نفع کا معاہدہ لکھوالیں (۲) اگر ساتھ ملکر تجارت کرنا چاہتے ہوں تو بھی وہ تیار ہیں (۳) اگر اپنا کارندہ وہاں بھیجنا چاہیں تو بھی مگر اس صورت میں وہ کارندہ ان کے ماتحت ہو کر کام کرے گا۔ خط و کتابت معرفت اکمل قادیان

اعلان

قاعدہ یسرنا القرآن کی طرز پر پہلے تین پارے دفتر میگزین نے چھپوائے تھے جن سے نبدیوں علی الخصوص بچوں کو پڑھنے میں بہت سہولیت ہوتی ہے۔ اور جو بکثرت فروخت ہو رہے ہیں۔ لوگوں کو اس قسم کے پاروں کی خواہش اور رغبت دیکھکر دفتر میگزین نے افادہ عام کے لئے اس طرز سے تمام قرآن کریم چھپوانیکا ارادہ کیا ہے اور سردست پارہ چہارم اور پنجم چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ پہلے تین پاروں سے ان کی لکھائی۔ چھپوائی اور کاغذ بھی عمدہ ہے۔ احباب جلد درخواستیں بھیجکر منگوائیں۔ درخواستیں بنام مینیجر میگزین قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں

خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا ضرور حوالہ دیا کریں

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب کا بنایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا ہے کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند جالا پڑوال اور سرخی اور ابتدائی موتیابند کے لئے نہایت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ قسم دوم عمر قسم سوم عہ اصلی ممیرا قیمت ۳۰ روپیہ فی تولہ ؛

سنت سلاجیت محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضائے نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقا زردی رنگ و تنگی نفس و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم وغیرہ کے لیے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود ہمراہ شیر گاو استعمال میں لایا کریں انشا اللہ فائدہ دیکھنگے

لنگیاں اور کلاہ ہر قسم اور ہر رنگ مشہدی۔ پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ سفید سوتی لنگی صافے ہر قسم کے مل سکتے ہیں ؛

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان

اسرار شریعت

یہ کتاب اسرار احکام الٰہیہ کا خزانہ ہے۔ شریعت اسلامیہ کا ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ جس پر کسی نے اعتراض کیا ہو یا اس کی فلاسفی و راز و حکمت اور وجہ پوچھی ہو اور اس کا جواب کتاب اسرار شریعت کی تینوں جلدوں میں سے کسی ایک میں نہ آگیا ہو۔ اسلام کے ایسے عجیب و غریب راز ہیں کہ جب تک یہ کتاب ساری پڑھکر ختم نہ کی جاوے دل چھوڑنے کو نہیں چاہتا۔ مجموعی ضخامت ہر سہ جلد ۱۳۰۰ صفحہ اور قیمت جلد اول عہ و جلد دوم ۱۲؍ و جلد سوم ۱۲؍ مع محصول ڈاک مقرر ہے ؛ کتاب ملنے کا پتہ

مولوی محمد فضل خان ڈاکخانہ چنگا بنگیال
تحصیل گوجرخان۔ ضلع راولپنڈی

طلباء درخواست کریں

میں چھ طلباء کے نام ریویو آف ریلیجنز اردو ایک سال کے لئے جاری کرانا چاہتا ہوں بایں صورت کہ جو طالب علم لینا چاہے وہ صرف ۸ کے ٹکٹ دفتر ریویو آف ریلیجنز میں بھیجدے باقی قیمت میں ادا کرونگا اور اس طالب علم کے نام سال بھر تک ریویو آتا رہیگا اس لئے چاہیئے کہ طلباء ۱۰ دسمبر ۱۹۱۵ء تک دفتر ریویو میں ۸ کے ٹکٹ اور اپنا مفصل پتہ لکھ بھیجیں یکم دسمبر کے بعد کی درخواست منظور نہ ہوگی۔ درخواست صرف طلباء کریں ؛ (سید محمد اسحاق)

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا وجود پاک کیا تھا ایک پرشوکت آفتاب صداقت تھا۔ میٹھی زبان پنجابی نظم آنحضرتؐ کے حالات دیکھنے ہوں تو گلزار احمدی منگاؤ۔ قیمت ۴؍ مندرجہ ذیل کے پتہ منشی جھنڈے خان احمدی مدرس برانچ پوسٹ ماسٹر بھینی بانگر ضلع گورداسپور

دنیا بھر میں اگر کوئی آنکھوں کیلئے مجرب اور مفید دوا ہے تو نایاب انجن سے بڑھکر ایک نہیں

لاثانی تریاق ہے۔ اگر آپ ہزاروں روپے خرچ کر ڈالیں تو بھی ایسی مجرب اور مفید دوا حاصل نہیں ہو سکے گی۔ جو دوست تمام دوائیاں کر کے مایوس ہو چکے ہوں نایاب انجن کے استعمال سے شرطیہ صحتیاب ہو جاتے ہیں۔ ایک سلائی سے آرام آ جاتا ہے۔ اگر موسمی ہوتے بچہ کی آنکھیں لگا یا جاوے تو وہ بیمار نہیں ہوتا۔ سالہا سال کی بیمار اور لاعلاج آنکھوں کو فوراً شفا دیتا ہے۔ کلی سرخی آنکھوں کو موتی کی طرح خوبصورت بنا دیتا ہے دکھتی آنکھوں کیلئے تریاق ہے۔ ضعف نگاہ کو دور کر کے نظر تیز کر دیتا ہے۔ جالا۔ پھولا کو اڑاتا ہے۔ دھندلا غبار کو دور کرتا ہے۔ درد چشم ورم چشم اور ورم پلک کو دور کرنا اسی تریاق کا کام ہے۔ آنکھوں کے پر آب رہنے اور پانی بہنے کو دور کرنے والا ہمیشہ خراب رہنے والی آنکھوں کو درست کرنیوالا۔ ہمیشہ دکھنے والی آنکھوں کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ پلکوں کے گرے ہوئے بالوں کو جما دیتا ہے۔ سبل چشم کو دور کرتا ہے۔ گندی اور میلی آنکھوں کو خوبصورت بناتا ہے۔ جلن چشم یا پلکوں کا موٹا ہو جانا یا آنکھوں میں ریت اور کنکر معلوم ہونا۔ روشنی کو دیکھ نہ سکنا [illegible] کر دیتا ہے۔ خارش خشک چشم وغیرہ کو دور کر دیتا ہے۔ سرخی چشم اور [illegible] کے لئے ازبس مفید ہے۔ ایک چیز کا دو یا زیادہ دکھائی دینا دور ہو جاتا ہے۔ نگاہ کو قوی اور تیز کرتا ہے۔ اسکے استعمال سے آنکھوں ہار بین نہیں آتا۔ پلکوں کے اسیمیں چپٹنے کو دور کرتا ہے وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ اور امراض چشم کو دور کرنے میں اپنا نظیر نہیں رکھتا۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یکساں مفید ہے۔ بلا تکلیف اور مشقت کے آنکھوں کو درست کر دینا اسی تریاق کا کام ہے۔ باوجود ان اوصاف اور فوائد کے قیمت صرف یا نچ روپیہ فی تولہ (عہ)

نایاب انجن امراض چشم کو دور کرنے [illegible]

اُسترے کو ہمیشہ کیلئے نورا پوڈری پوریہ کو باہر پھینکیے

آجکل ادنیٰ سے ادنیٰ انسان کوئی بھی ایسا نہیں ہو جو کم از کم چھ یا زیادہ سالانہ اپنی حجامتوں پر صرف نہ کرتا ہوگا۔ بعض اوقات حجام کے میسر نہ آنے سے طبیعت سخت بیزار ہوتی ہے۔ حجامت کے بال دق کر رہے ہیں حجام سامنے بیٹھا تو ہے مگر کہہ رہا ہے کہ میاں تمہاری حجامت بڑی بری ہے۔ میں دو آنہ سے کم نہ لونگا۔ میاں کہتا ہے اریلو۔ ار پھر دیدونگا۔ مگر حجام کہتا کہ میں ادھار نہیں کرتا اسی قسم کی اور بھی سلبیقیں ہیں۔ ان تکلیفات کو دور کرنے کے لئے ہم نے ایک **صابن** ایجاد کیا ہے جسکے چار پانچ دفعہ کے استعمال سے پھر عمر بھر بال پیدا نہیں ہو یالی او ڈرائیڈ کا خوشبودار صابن۔ پانچ منٹ میں بال صاف فی ٹکیہ ۸ر قیمت فی ٹکیہ چار روپے

ملنے کا پتہ: حکیم بھری فضل احمد احمدی موجد نایاب انجن و رفیق حیات دارالامان قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ضرورت

(۱) ایک ماہر لوہے اور دھوبی کی جو انگریزی زنانہ اور مردانہ کام سے خوب واقف ہو تنخواہ ۲۰ روپیہ سے ایک روپیہ سالانہ ترقی دیکر ۲۵ روپے تک ماہوار ہوگی۔

(۲) دو ہوشیار خوشقلم مالی کے کام سے خوب واقف احمدی بیواریوں کی تنخواہ ۱۲ روپے سے ۱۶ تک منہ رجب بالا امیدوار کو مالیر پہنچنے پر تیسرے درجہ کا سفر خرچ ملیگا:
پتہ حافظ محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ